67657 ـ اسلامى بنكوں كے حصص كى خريد و فروخت كا حكم

سوال

اسلامى بنكوں كے حصص كى خريد و فروخت كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو ان بنكوں نے اپنا يہ نام (اسلامى بنك) لوگوں كو دھوكہ دينے كے ليے ركھا ہے اور وہ سودى لين دين، اور دوسرے حرام كام كرتے ہوں تو يہ اسلامى بنك نہيں، اور ان ميں شراكت اور ان كے ساتھ لين دين كرنا جائز نہيں، اور نہ ہى ان كے حصص كى خريد و فروخت ميں حصہ لينا جائز ہے، كيونكہ يہ حرام فعل كے ارتكاب پر معاونت ہے.

اور اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم نيكى و بھلائى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہو اور برائى اور ظلم و زيادتى ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو المآئدۃ (2).

ليكن اگر يہ بنك حقيقتا واقعى طور پر اسلامى ہوں اور اپنے لين دين اور معاملات ميں كتاب و سنت كو سامنے ركھتے ہوں اور اس پر عمل پيرا ہوں اور حرام معاملات كا لين دين نہ كرتے ہوں تو ان ميں شراكت كرنے، اور ان بنكوں كے حصص كى خريدارى ميں كوئى حرج نہيں، بلكہ ايسا كرنا چاہيے، كيونكہ اس ميں دوسرے سودى بنكوں كے مقابلہ ميں اس اسلامى بنك كا تعاون اور اسے تشجيع ہو گى، اس ليے كہ دوسرے بنكوں كے سودى لين دين، اور حرام معاملات عام ہونے كے نتيجہ ميں اسلامى بنكوں كو جو مقابلہ ہے اس ميں بھى اسلامى بنك كو تعاون ملےگا.

سوال نمبر (47651) كے جواب ميں اسلامى بنك كى صفات اور علامات بيان كى جا چكى ہيں.

مستقل فتاوى كميٹى كے فتاوى جات ميں درج ذيل فتوى درج ہے:

" اگر بنك كى بنياد ہى سود پر ہو اور وہ سودى لين دين كرتا ہو تو اس ميں حصہ ڈالنا اور شراكت كرنا جائز نہيں، كيونكہ ايسا كرنے ميں ظلم و زيادتى اور برائى ميں تعاون ہوتا ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالى نے ايسا كرنے سے منع كرتے ہوئے فرمايا ہے:

اور تم برائى اور ظلم و زيادتى ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو "

انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13 / 506).

اور ایک دوسرا فتوی کچھ اس طرح ہے:

سودی لین دین نہ کرنے والے بنکوں کے ساتھ شراکت کرنے جائز ہیں، اور ایسے لین دین کے نتیجہ میں جو حرام نہ ہو بنک سے شراکت دار کو دو منافع حاصل ہو گا اس میں کوئی حرج نہیں وہ حلال ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13 / 507).

اور ایک دوسرے فتوی میں درج ہے:

" جو بنک اور کمپنیاں سودی لین دین نہیں کرتے ان میں شراکت کرنا جائز ہے، اور جب شراکت دار اپنے سودی حصص سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہے تو وہ اپنے حصص مارکیٹ کے ریٹ کے مطابق فروخت کردے اور پھر اس میں سے صرف اپنا اصل مال اپنے پاس رکھے، اور باقی نیکی و بھلائی کے کاموں میں صرف کر دے، اس کےلیے اپنے حصص کے فوائد، یا سودی نفع میں سے کچھ بھی اپنے پاس رکھنا جائز نہیں، لیکن اگر اس کی شراکت کسی ایسی کمپنی میں ہو جو سودی لین دین نہیں کرتی تو اس کا منافع حلال ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13 / 507).

واللہ اعلم .